❁❁❁ تقریر ❁❁❁

حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق قدیم مذہبی صحیفوں و خدائی نوشتوں کی بشارات

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ (المجادلہ:22)

اللہ نے لکھ رکھا ہے کہ ضرور مَیں اور میرے رسول غالب آئیں گے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور (اور) کامل غلبہ والا ہے۔

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اُس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اِک دل کی غذا دی
فَسُبحَانَ الَّذِی اَخزَی الاَعَادِی

سامعین! آج میری تقریر کا عنوان ہے۔ **حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق قدیم مذہبی صحیفوں و خدائی نوشتوں کی بشارات**

ہم جب مذہبی تاریخ پر نگاہ ڈالتے ہیں تو ایک نبی یا اللہ کا فرستادہ اپنے بھیجنے والی علیم و خبیر ہستی سے خبر پا کر اپنے بعد آنے والے نبی، ولی، صالح یا فرستادہ کی نہ صرف خبر دیتا ہے بلکہ آنے والے فرستادہ کا وقت بھی بتا دیتا ہے اور اُس روحانی شخصیت کی خاص خاص صفات، نشانیاں اور علامات سے بھی اپنے پیروکاروں کو آگاہ کر دیتے ہیں۔ اور ہم مذاہب کی تاریخ میں اِس اہم امر کو بھی دیکھتے ہیں کہ جس قدر آنے والی ہستی عظیم اور خاص رُوحانی شخصیت ہوتی ہے۔ اُس کے متعلق پیشگوئیاں بھی کثرت اور تکرار کے ساتھ صحیفوں میں بیان ہوتی ہیں اور علامات کا بھی بار بار اظہار ہو گا۔ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر آپؐ کی بعثت سے قبل کے تمام انبیاء، صلحاء اور اولیاء نے دی اور اس کثرت اور تکرار کے ساتھ دی ہے جس سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مقام اور عالی مرتبہ کا پتہ لگتا ہے۔ اسی طرح ہم اِس آخری زمانہ میں ایک فرستادہِ الٰہی کی خبر مذہبی نوشتوں اور الٰہی صحیفوں میں پاتے ہیں۔ اِن پیش خبریوں کے پیشِ نظر آج ہر قوم اور ہر مذہب کے پیروکار ایک موعود کے انتظار میں تھے اور بعض مقامات پر لوگ ابھی بھی منتظر نظر آتے ہیں۔ ہندوؤں کے نزدیک یہ زمانہ کرشن کے دوبارہ ظہور کا زمانہ ہے، یہودی ایلیا اور عیسائی مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ مسلمان بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول اور مہدی کی بعثت کا انتظار کر رہے ہیں۔

سامعین! ہمارا ایمان ہے کہ یہ مُنتظَر ہستی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ذات بابرکات ہے۔ جن کا نزول ہندوؤں کے لئے بطور کرشن، یہودیوں اور عیسائیوں کے لئے بطور مسیح اور مسلمانوں کے لئے بطور مسیح و مہدی ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس موعود نبی کی صداقت ثابت کرنے کے لئے جہاں اور بہت سے نشانات اور معجزات آپ کی تائید میں ظاہر فرمائے ہیں وہاں ایک نشان جو خاص شان اور اہمیت کا حامل ہے وہ اس مسیح کی اولاد کے بارے میں بشارات ہیں۔ خصوصیت کے ساتھ اس کی اولاد میں ایک ایسے شخص کی پیدائش کی خبر ملتی ہے جو خدا تعالیٰ کی خاص تقدیر کے تحت اس موعود کی تائید اور اس کے جاری کردہ سلسلہ کی خدمت اور اس کے مقاصد کی تکمیل کے لئے ہمہ وقت کمربستہ رہے گا اور خدا تعالیٰ کے دین کی احیاء اور اصلاحِ خلق کے لئے کوشش اور جدوجہد کرتا رہے گا اور وہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ہیں جن کا غیر معمولی صلاحیتوں کے مالک اور عالمِ روحانی میں عظیم الشان مرتبہ پر فائز ہونا مقدر تھا اور اِن مختلف النوع صلاحیتوں اور قابلیتوں کا ایک نقشہ سابقہ صُحفِ اور نوشتوں میں کھینچ کر رکھ دیا گیا ہے اور آپؓ کی ذاتِ بابرکات کے ذریعہ یہ عظیم روحانی انقلابات اس زمانے میں رونما ہوئے۔

بائبل واناجیل کی پیشگوئیاں

سامعین! آئیں! موعود بیٹے کے حق میں اُن پیش خبریوں کا جائزہ لیں جو اس موعود فرزند کے متعلق سابقہ کتب میں پائی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کی پیشگوئی کے تذکرہ میں یہود کی شریعت کی بنیادی کتاب طالمود میں لکھا ہے:

"IT IS ALSO SAID THAT HE (THE MESSIAH) SHALL DIE HIS KINGDOM DESCEND TO HIS SON AND GRAND SON."

ترجمہ: "یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ (یعنی مسیح) وفات پا جائے گا اور **اس کی سلطنت اس کے بیٹے اور پوتے کو ملے گی۔** اس رائے کے ثبوت میں یسعیاہ باب 42 کی آیت 4 کو پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے وہ ماندنہ ہوگا اور ہمت نہ ہارے گا۔ جب تک کہ عدالت کو زمین پر قائم نہ کر لے۔" (طالمود مرتبہ جوزف برکلے باب پنجم صفحہ 37 مطبوعہ لندن 1878ء)

2- بائبل کی دوسری پیشگوئی جس میں موعود فرزند کے بارے میں خبر دی گئی ہے۔ انجیل متی میں مذکور ہے۔ جہاں آخری زمانے کی نشانیاں اور مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے موقع پر واقعہ ہونے والے آسمانی انقلابات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے:

"اس وقت آسمان کی بادشاہی ان دس کنواریوں کی مانند ہوگی جو اپنی مشعلیں لے کر دولہا کے استقبال کو نکلیں۔ ان میں پانچ بے وقوف اور پانچ عقل مند تھیں۔ جو بے وقوف تھیں انہوں نے اپنی مشعلیں تو لے لیں مگر تیل اپنے ساتھ نہ لیا مگر عقلمندوں نے اپنی مشعلوں کے ساتھ اپنی کُپیوں میں تیل بھی لیا اور جب دُولہا نے دیر لگائی تو سب اونگھنے لگیں اور سو گئیں۔ آدھی رات کو دھوم مچی کہ دیکھو! دُولہا آگیا۔ اس کے استقبال کو نکلو۔ اس وقت وہ سب کنواریاں اٹھ کر اپنی اپنی مشعل درست کرنے لگیں اور بے وقوفوں نے عقلمندوں سے کہا کہ اپنے تیل میں سے کچھ ہم کو بھی دے دو۔ کیونکہ ہماری مشعلیں بجھی جاتی ہیں۔ عقلمندوں نے جواب دیا کہ شاید ہمارے تمہارے دونوں کے لئے کافی نہ ہو۔ بہتر یہ ہے کہ بیچنے والوں کے پاس جا کر اپنے واسطے مول لے لو۔ جب یہ مول لینے جا رہی تھیں تو دولہا آپہنچا اور جو تیار تھیں وہ اس کے ساتھ شادی کے جشن میں اندر چلی گئیں اور دروازہ بند ہوگیا۔ پھر وہ باقی کنواریاں بھی آئیں اور کہنے لگیں اے خداوند! اے خداوند! ہمارے لئے دروازہ کھول دے۔ اس نے جواب میں کہا میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ مَیں تم کو نہیں جانتا" (انجیل متی باب 25 آیت 1 تا 13)

حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جلسہ مصلح موعود منعقدہ ہوشیار پور بتاریخ 20 فروری 1944ء کے موقع پر تقریر کرتے ہوئے اپنی ایک رؤیا کا ذکر فرمایا جو حضور نے اسی سال 5-6 جنوری کی درمیانی رات کو دیکھی تھی۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

"مَیں نے ان سے کہا مَیں وہی ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔ یہ دراصل انجیل کی ایک پیشگوئی ہے جس میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام فرماتے ہیں۔ جب میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا تو بعض قومیں مجھ پر ایمان لائیں گی اور بعض انکار کر دیں گی.....اس تمثیل میں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اس امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ جب میں دوبارہ دنیا میں آؤں گا تو کچھ قومیں جو ہوشیار ہوں گی وہ مجھے مان لیں گی لیکن کچھ اپنی غفلت کی وجہ سے مجھے ماننے سے محروم رہ جائیں گی۔ پس اس پیشگوئی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رؤیا کی حالت میں مَیں ان سے کہتا ہوں کہ وہ مَیں ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں اور جب مَیں یہ کہتا ہوں کہ مَیں وہ ہوں جس کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں انتظار کر رہی تھیں تو کچھ نوجوان عورتیں جو سات یا نو ہیں اور جو کنارے سمندر پر بیٹھی ہوئی میری طرف دیکھ رہی تھیں۔ ان الفاظ کے سُنتے ہی دوڑتے ہوئے میری طرف آئیں اور انہوں نے میرے ارد گرد گھیرا ڈال لیا اور کہا۔ ہاں ہاں! تم سچ کہتے ہو۔ ہم انیس سو سال سے تمہارا انتظار کر رہی تھیں۔"

پھر اسی تقریر میں حضورؓ فرماتے ہیں:

"مَیں آج اسی واحد اور قہار خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ و تصرف میں میری جان ہے کہ مَیں نے جو رؤیا بتائی ہے وہ مجھے اسی طرح آئی ہے.....اور مَیں نے اس کشف میں خدا کے حکم سے یہ کہا کہ مَیں وہ ہوں جس کے ظہور کے لئے انیس سو سال سے کنواریاں منتظر بیٹھی تھیں۔" (الفضل مصلح موعودؓ نمبر مورخہ 19 / فروری 1906ء صفحہ 10)

3- بائبل کی ان پیشگوئیوں کے بعد مَیں زرتشت علیہ السلام (جو مسیح علیہ السلام سے ایک ہزار سال قبل ایران میں گزرے) کی بڑی واضح پیشگوئی بتاتا ہوں۔ یہ پیشگوئی زرتشتی مذہب کے صحیفہ دساتیر میں دین زرتشت کے مجدد ساسان اوّل نے تحریر کی ہے۔

اس پیشگوئی میں زرتشت علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کی خبر دیتے ہیں۔ نیز ایک فارسی الاصل نبی کے ظہور کی خبر دیتے ہوئے آپ کی اولاد میں خلافت و پیشوائی کا تذکرہ کرتے ہیں۔ اصل پیشگوئی پہلوی زبان میں ہے۔ جس کو زرتشتیوں نے فارسی میں ترجمہ کیا اور اب سامعین کے سامنے اِس کا اردو ترجمہ پیش ہے۔

"جب (ایرانی) ایسے کام کریں گے تو عربوں میں ایک مرد پیدا ہوگا۔ جس کے ماننے والوں کے ہاتھوں سے ایران کا تاج و تخت، سلطنت اور قانون سب درہم برہم ہو جائے گا اور سرکش مغلوب ہو جائیں گے اور وہ بتکدہ یا آتشکدہ کے بجائے خانہ آباد کو بتوں سے پاک کرکے اس کی طرف نماز پڑھیں گے اور اس کو اپنا قبلہ بنائیں گے۔

اور وہ (نبی عربیؐ کے پیرو) آتشکدوں کی جگہوں پر اور مدائن اور اس کے نواحی علاقے اور توس و بلخ اور ان کے مقاماتِ مقدسہ پر قبضہ کر لیں گے اور وہ شارع بہت سخنور ہوگا اور اس کا کلام پیچیدہ۔

پھر شریعت عربی پر ہزار سال گزر جائیں گے تو تفرقوں سے دین ایسا ہو جائے گا کہ اگر اسے خود شارع کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ بھی اُسے پہچان نہ سکے گا......اور ان کے اندر انشقاق اور اختلاف پیدا ہو جائے گا اور وہ روز بروز اختلاف اور باہمی دشمنی میں بڑھتے چلے جائیں گے...... **جب ایسا ہو گا تو تمہیں خوشخبری ہو کہ اگر زمانہ میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو تیرے لوگوں میں سے (فارسی الاصل) ایک شخص کو کھڑا کروں گا۔ جو تیری گمشدہ عزت و آبرو واپس لائے گا اور اسے دوبارہ قائم کرے گا اور پیغمبری و پیشوائی (نبوت و خلافت) تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا"**

اس پیش گوئی کے آخری فقرہ کہ "پیغمبری و پیشوائی تیری نسل سے نہیں اٹھاؤں گا" میں یہ اشارہ ہے کہ آخری زمانے کا موعود جب آئے گا تو اس کی اولاد اس کی جانشین ہو گی۔ چنانچہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین وائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پاجائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعے سے یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں۔" (سبز اشتہار، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 452 حاشیہ)

احادیث میں مذکور پیشگوئیاں

سامعین! آئیں! اب سرکارِ دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مسیح علیہ السلام کی بعثتِ ثانی اور آپؑ کی موعود اولاد کے بارے میں بیان فرمودہ پیشگوئیوں کا جائزہ لیتے ہیں۔ جن میں بڑی وضاحت کے ساتھ آخری زمانے میں مسیح کے آنے اور اس کو خدا کی طرف سے مبارک طیّب اولاد دیئے جانے کا ذکر ہے۔

1۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی اور اس میں یہ آیت بھی تھی وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں۔ مَیں نے آپؐ سے پوچھا۔ یارسول اللہ! یہ آخرین کون ہوں گے؟۔ حضورؐ نے کوئی جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے تین بار دریافت کیا۔ پھر کہتے ہیں: اور ہم میں سلمان فارسی بھی موجود تھے۔ حضورؐ نے سلمان پر ہاتھ رکھا اور فرمایا **"اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے تو ان میں سے ایک شخص یا چند اشخاص اسے پالیں گے"**

(بخاری کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ جمعہ زیر آیت: وآخرین منھم لمّا یلحقوابھم)

امّت محمدیہ کے اکثر علماء نے اس آیہ کریمہ سے یہ استدلال کیا ہے کہ آخری زمانے میں اسلام کے احیاء کے لئے مسیح کا آنا مقدر ہے۔ اس حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ اس مسیح کے مشن کی تکمیل اور اس کے مذہب کی اشاعت کے لئے خدا تعالیٰ اس کے خاندان اور اولاد میں سے بعض اور وجود بھی کھڑے کرے گا۔ جو اس کے نقش قدم پر چل کر اس کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

2- مشکوٰۃ المصابیح میں حضرت عبداللہ بن عمرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں:

"يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ إِلَى الْأَرْضِ يَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُ لَهٗ" (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ 480، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائیں گے، وہ شادی کریں گے اور ان کو اولاد دی جائے گی۔

اس حدیث کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور ان کے ہاں اولاد ہو گی۔ اس میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ایک ایسا نیک بیٹا عطا کرے گا جو نیکی کے لحاظ سے اپنے باپ کے مشابہ ہو گا نہ کہ مخالف اور وہ اللہ تعالیٰ کے معزز بندوں میں سے ہو گا" (آئینہ کمالاتِ اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 578 حاشیہ)

ایک اور مقام پر اسی پیشگوئی پر بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہو گی یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا ان کی نسل سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو اس کا جانشین ہو گا اور دینِ اسلام کی حمایت کرے گا۔ جیسا کہ میری بعض پیشگوئیوں میں یہ خبر آچکی ہے" (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 325)

مجددین وعلماء کی پیشگوئیاں

سامعین! امّت محمدیہؐ کے مجددین اور علماء نے بھی آخری زمانہ کے مامور کی آمد اور اس کے عظیم فرزند کی خبر دی۔ چنانچہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک کشف یوں ہے:

"ایک دن حضرت سیّد عبدالقادر جیلانی کسی جنگل میں مراقبہ فرمائے ہوئے بیٹھے تھے۔ ناگہاں آسمان سے ایک عظیم نور ظاہر ہوا۔ جس سے تمام عالم نورانی ہو گیا۔ یہ نور ساعۃً فساعۃً بڑھتا گیا اور روشن ہوتا گیا۔ اس سے امت مرحومہ کے اولین و آخرین اولیاء نے روشنی حاصل کی۔ حضرت نے تامل فرمایا کہ اس مثال میں کس صاحبِ کمال کا وجود باجود مشاہدہ کرایا گیا ہے۔ القاء ہوا کہ اس نور کا صاحب تمام اُمت کے اولیاء اولین و آخرین سے افضل تر ہے۔ پانسو سال بعد ظہور فرما ہو کر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی تجدید کرے گا۔ جو اس کی صحبت سے فیضیاب ہو گا۔ وہ سعادت مند ہو گا۔ اس کے فرزند اور خلیفہ بارگاہِ احدیت کے صدر نشینوں میں سے ہیں۔" (حدیقہ محمودیہ ترجمہ روضہ قیومیہ صفحہ 32)

2- اسی طرح امت مسلمہ کے مشہور صاحبِ کشف والہام بزرگ حضرت شاہ نعمت اللہ صاحب ولی نے بھی اس آخری زمانے کے مامور کے بارے میں پیشگوئی فرمائی ہے۔ آپؒ نے آخری زمانہ میں مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی منظوم کلام میں فرمائی ہے۔ آپؒ تیرھویں صدی کی علامات کا ان شعار میں ذکر کرتے ہیں۔ جیسے تیرھویں صدی کے شروع ہوتے ہی ایک انقلاب دنیا میں آئے گا اور تعجب انگیز باتیں ظہور میں آئیں گی۔ تیرھویں صدی سے دنیا سے صلاح و تقویٰ اُٹھ جائے گی۔ فتنوں کی گرد اُٹھے گی۔ گناہوں کا زنگ ترقی کرے گا اور کینوں کے غبار ہر طرف پھیلیں گے یعنی عام عداوتیں پھیل جائیں گی۔ تفرقہ اور عناد بڑھ جائے گا اور محبت اور ہمدردی اُٹھ جائے گی۔ ملکوں میں ظلم کا اندھیرا انتہا کو پہنچ جائے گا اور حاکم رعیت پر اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر اور ایک شریک دوسرے شریک پر ظلم کرے گا اور ایسے لوگ کم ہوں گے جو عدل پر قائم رہیں۔ ہندوستان کے درمیان میں اور اس کے کناروں میں بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے اور جنگ ہو گا اور ظلم ہو گا۔ ایسے انقلاب ظہور میں آئیں گے کہ خواجہ بندہ اور بندہ خواجہ ہو جائے گا یعنی امیر سے فقیر اور فقیر سے امیر بن جائے گا۔ ہندوستان کی پہلی بادشاہی جاتی رہے گی اور نیا سکہ چلے گا۔ جو کم عیار ہو گا اور یہ سب کچھ تیرھویں صدی میں ظہور میں آجائے گا۔ قحط پڑیں گے اور باغات کو پھل نہیں لگیں گے۔

پھر لکھتے ہیں کہ اس تشویش اور فتنے کے زمانے میں جو تیرھویں صدی کا زمانہ ہے غم نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ وصلِ یار کی خوشی بھی ان فتنوں کے ساتھ اور ان کے درمیان ہے۔ مطلب یہ کہ جب تیرہویں صدی کے یہ تمام فتنے کمال کو پہنچ جائیں گے تو وصلِ یار کی خوشی اخیر صدی میں ظاہر ہو گی یعنی خدا تعالیٰ رحمت کے ساتھ توجہ کرے گا۔ جب کہ زمستانِ بے چمن مراد یہ ہے کہ جب تیرہویں صدی کا موسم خزاں گزر جائے گا تو چودھویں صدی کے سر پر آفتابِ بہار نکلے گا۔ یعنی مجدد وقت کا ظہور ہو گا۔

سامعین! پھر یہ اشعار نوٹ کرنے والے ہیں۔ آپؒ فرماتے ہیں۔

دورِ او چون شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
ا ح م د مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

یعنی جب اس مہدی کا زمانہ کامیابی کے ساتھ گزر جائے گا تو اس کے نمود پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔

واضح ہو اِن اشعار میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ اس مہدی کے کام کی تکمیل کے لئے اس کے بعد اس کا ایک خاص بیٹا اس کا جانشین ہو گا۔ خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام

دور اوچوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں:

یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالیٰ اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا۔ جو اسی کے نمونہ پر ہو گا اور اسی کے رنگ سے رنگین ہو جائے گا اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہو گا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشگوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔ (نشان آسمانی، روحانی خزائن جلد4 صفحہ 373)

3- **سامعین!** ایک پیشگوئی حضرت امام یحییٰ بن عقبؒ کی ہے۔ آپ پانچویں صدی ہجری میں بلند پایہ بزرگ گزرے ہیں۔ آپ نے اپنی ایک عربی نظم میں آخری زمانے میں نمودار ہونے والے انقلابات کا ذکر کرتے ہوئے مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کے موعود فرزند کی پیدائش کی خبر دی ہے۔ اِن اشعار کا اردو ترجمہ آپ حاضرین کے سامنے رکھتا ہوں۔ آپؒ فرماتے ہیں:

”میں نے اسرار سے عجیب حالات و اسباب مطالعہ کئے ہیں جن کو مَیں اپنے اس کلام میں ظاہر کرتا ہوں۔ آسمان پر ایک بہت بڑا ستارہ ظاہر ہو گا جس کی دم ہوا کی طرح بلند ہو گی۔ یہ نشان فرنگیوں کے غلبہ کے زمانے میں ظاہر ہوں گے۔ جو اس زمانے میں دریاؤں کے ساحلوں اور پہاڑوں کی چوٹیوں تک کے مالک ہو جائیں گے اور یہ علامات اس بات کی دلیل ہوں گی کہ مہدی کا ظہور ہو گیا ہے۔ وہ تمام شہروں کا مالک ہو جائے گا۔ پہاڑوں میں رہنے والے وحشی اس سے محبت رکھیں گے اور شہروں کے باشندے اس کی اطاعت قبول کریں گے۔ وہ کفر اور ضلالت کو دنیا سے نابود کر دے گا اور اپنے ساتھ ایسے زبردست دلائل اور براہین لے کر آئے گا کہ ان لوگوں کے کمال کا اعتراف کرنا پڑے گا“

اور پھر

وَ مَحْمُوْدٌ سَيَظْهَرُ بَعْدَ هٰذَا
تُطِيْعُ لَهٗ حُصُوْنُ الشَّامِ جَمْعًا
وَ يَمْلِكُ الشَّامَ بِلَا قِتَالٍ
وَ يُنْفِقُ مَالَهٗ فِيْ كُلِّ حَالٍ

یعنی اس کے بعد محمود ظاہر ہو گا جو ملک شام کو بغیر جنگ کے فتح کرے گا۔ شام کے قلعے اس کی اطاعت قبول کریں گے اور وہ اپنے مال کو بے حساب اور ہر حالت میں خرچ کرتا رہے گا۔

(شمس المعارف مصری صفحہ 340 بحوالہ نوید یحییٰ۔ تاریخ احمدیت جلد دوم ص92 طبع 1960ء)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس عظیم فرزند حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے بارے میں اپنے ایک کشف کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

”میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ ”محمود“

(تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 214)

سامعین! حضرت امام یحییٰ بن عقبؒ کی پیشگوئی کے آخری دو اشعار میں شام کی فتح کا تذکرہ ہے۔ اس پیشگوئی کا ظہور اس طرح ہوا کہ حضرت سیّدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے دس سال بعد 1924ء میں شام جانے، وہاں کے علماء کو پیغام حق پہنچانے اور وہاں مشن کھولنے کی توفیق ملی۔ اس امر کی تائید کہ حضرت امام یحییٰ بن عقبؒ کی اس پیشگوئی کی مندرجہ بالا تشریح درست ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں کہ: ”بعض احادیث میں اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ مسیح موعود اور دجال معہود کسی مشرقی ملک میں ظاہر ہوں گے۔ پھر مسیح موعود یا ان کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرتا ہوا جائے گا۔“ (حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 225)

بعض آئمہ شیعہ کو بھی یہ بتایا گیا تھا کہ ایک آنے والے موعود کا نام (محمود) ہو گا۔ (بحار الانوار جلد تیرہ صفحہ 7)

حضرت مسیح موعودؑ تحفہ گولڑویہ میں فرماتے ہیں۔

”خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی اور تیری ہی نسل میں سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا۔ وہ پاک باطن اور خدا سے نہایت پاک تعلق رکھنے والا ہو گا اور مظہر الحق والعلاء ہو گا۔ گویا خدا آسمان سے نازل ہو گا۔“ (روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 181)

آج خدا تعالیٰ کا ہم پر کتنا عظیم احسان ہے کہ یہ تمام پیشگوئیاں حضرت مصلح موعودؓ کے حق میں پوری ہو چکی ہیں اور ہم اس کے زندہ گواہ موجود ہیں۔ پس ان کو سامنے رکھ کر ہمیں خدا تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ایمان وایقان میں مضبوط کرتا چلا جائے اور ہم زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ کے قریب ہوتے چلے جائیں اور اپنی اولادوں کو بھی خدا تعالیٰ کے قریب کرتے رہیں۔ اے اللہ! تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔ آمین

سامعین! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”آج ہمارا بھی کام ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں مصلح بننے کی کوشش کریں۔ اپنے علم سے، اپنے قول سے، اپنے عمل سے اسلام کے خوبصورت پیغام کو ہر طرف پھیلا دیں۔ اصلاحِ نفس کی طرف بھی توجہ دیں۔ اصلاحِ اولاد کی طرف بھی توجہ دیں اور اس اصلاح اور پیغام کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے بھرپور کوشش کریں جس کا منبع اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنایا تھا۔ پس اگر ہم اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں گے تو یوم مصلح موعود کا حق ادا کرنے والے ہوں گے، ورنہ تو ہماری صرف کھوکھلی تقریریں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“ (آمین)

(خطبہ جمعہ 18 فروری 2011ء)

اے تخیّل گر رسائی پر تجھے کچھ ناز ہے
تا سرِ عرشِ بریں تیری اگر پرواز ہے
شاخ ہائے سدرہ پر گر تُو نشیمن ساز ہے
عالمِ ملکوت سے تُو کچھ اگر ہم راز ہے
تو مرے محمود کے احسان کی تصویر کھینچ!
نقش ان کے حسن کا در پردۂ تحریر کھینچ!